سوال

(101) صلوٰۃ تراویح وجمعہ وعیدین کےلیے جگہ روکنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسئلوں میں کہ بعض مساجد میں مثل جامع مسجد وغیرہ کے صلوٰۃ تراویح وجمعہ وعیدین کےلیے جگہ روکنا جیسا کہ عام دستور اس شہر میں ہے کہ جو شخص آتا ہے وہ دوپٹہ یا پگڑی یا چادر وغیرہ ڈال کر اپنے احباب کے واسطے جو ابھی تک مسجد میں نہیں آئے ہیں، ان کےلیے دور تک جگہ روک لیتا ہے اور دوسرے شخص کو اس جگہ بیٹھنے نہیں دیتا اور اگر کوئی اس جگہ بیٹھ جاتا ہے تو اس سے جھگڑتا ہے اور لڑتا ہے اور مار پیٹ اور خون نکلنے تک نوبت پہنچتی ہے، یہ جائز ہے یا نہیں اور جگہ روکنے والا عند الشرع الشریف گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟

دوسرا یہ کہ کوئی شخص مسجد میں آکر بیٹھا اور پھر کسی حاجت شرعی یا اور کسی واسطے اُٹھ گیا اور کپڑا وغیرہ صرف اپنی ہی جگہ پر چھوڑ گیا یعنی جتنی جگہ میں بیٹھا تھا اس لئے کہ وہی شخص اس جگہ کا مستحق ہے اور دوسرے شخص کو نہیں بیٹھنے دیتا یہ امر جائز ہے یا نہیں، ونیز امام ومتولی ومہتمم مسجد جن کو اختیار ہے کہ ایسی خلاف حرکات سے نمازیوں کو روک سکتے ہیں بالکل اس طرح توجہ نہیں کرتے، ان کے حق میں شرع شریف کیا حکم دیتی ہے۔ بینوا بالکتاب وافتونا لکم الثواب فی یوم الحساب۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا۔ اس طرح جگہ روکنا مساجد میں ہر گز جائز نہیں اور ایسے کام کرنے والا خطاکار و گنہگار ہے۔ اس لیے کہ مساجد سب خاص حق تعالیٰ شانہ کی ہیں ان میں کسی کا استحقاق دوسرے سے زیادہ نہیں۔ سب برابر ہیں۔ ق ال اللہ تعالیٰ وان[1] المساجد للہ فلاتدعوا مع اللہ احدا وقال اللہ تعالیٰ سواء العاکف فیہ والباد ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم۔ پس کوئی شخص سبقت کرکے آیا تو بقدر اپنے جلوس کے جس محل میں بیٹھ گیا، اس محل کا مستحق ہوگیا کہ کسی کو اس کا اٹھا دینا وہاں سے درست نہیں اور اگر وہ زیادہ جگہ روکے گا تو البتہ اس کو دوسرا آنے والا لے گا کیونکہ حصر اس کا اس کو جائز نہیں کہ وہ حق دوسرے حاضر ہی کا ہے، چنانچہ حدیث بخاری ومسلم کی ناطق ہے۔ وھو[2] قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف علی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول تفسحوا متفق علیہ۔ پس اوّل منطوق حدیث سے استحقاق سابق کا اور اس کو اٹھانے کی حرمت ثابت فرمائی اور آخر حدیث سے زیادہ جگہ لینے کی ممانعت سابق کو اور اس زیادہ کا لے لینا دوسرے حاضر کو ارشاد فرمایا کیونکہ اگر زیادہ کا کوئی اور مستحق نہ ہوتا تو کلمہ تفسحوا کہ کس طرح اپنی جگہ اس سے نکال سکتا کہ وہ پہلے سے آیا ہوا تھا، پس ظاہر ہوگیا کہ اگر زائد جگہ کہیں ہو، تو حاضر اس کو لے لیوے کیونکہ حاضر اس کا مستحق ہے اور سوا وے اس دلیل قوی کے اور دلیل محکم امر مسئول میں یہ بھی ہے کہ ایک وقت جب صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کی جناب خاص میں آپ کےلیے منیٰ میں مکان بنانے کو عرض کیا تو آپ نے فرمایا لا منی مناخ من سبق یعنی میرے لیے مکان مت بناؤ کہ منیٰ فرودگاہ ہر سابق کےلیے ہے اور درصورت بنانے مکان کے تخصیص بانی کی ہوجاتی ہے اور حصر محل کا قبل از حضوری حاضر لازم آتا ہے اور منیٰ اس حکم مساوات تصرف عامہ میں مثل مسجد کے ہے کما لا یخفی علی الماہر الفطین۔

پس ظاہر ہوا کہ ایسے الکنہ یعنی مکانوں میں کسی کو پہلے سے جگہ روکنا روا نہیں جو شخص آتا جائے اپنی جگہ لیتا جائے ، نہ یہ کہ اپنے اقارب و احباب کے لیے جائے خاص کر رکھے اور کپڑے ڈال کر روکے رکھے ، کیونکہ یہ فعل ایک نوع کا ظلم ہے ، دیکھو تو کہ خود حضرت فخر عالم ﷺ نے بھی اپنی ذات پاک کے لیے اس کو پسند نہیں فرمایا پھر اور کسی کی تو کیا حقیقت رہی اور مار پیٹ آپس میں خاص ایسے الکنہ مبارکہ میں کرنے اور خون جاری کر دینا تو سراسر نفس و شیطان کی پیروی ہے اور شناعت او حرمت اس کی ظاہر ہے ۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔

جواب مسئلہ ثانیہ کا یہ ہے کہ جو شخص پہلے سے آکر پھر ضرورت کے لیے اپنا کپڑا رکھ کر چلا جائے ، سو اگر یہ شخص حاجت ضروری قریب کے لیے مثلاً وضو یا استنجا کرنے کو گیا ہے تو البتہ یہ مستحق اس جگہ کا اوّل ہو چکا تھا ، اب بھی وہی احق ہے یعنی حق دار ہے ، بدلیل محکم حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن [3] النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قام الرجل عن مجلس ثم رجع الیہ فھو احق بہ رواہ ابوداؤد فی سننہ ہاں اگر وہ بھی جگہ کو حبس کر کے اپنے اور کاروبار اور گیر دار دنیاوی کے لیے چل دیا تو اب وہ مستحق نہ رہا بلکہ مثل اور غیر حاضرین کے ہے ، چنانچہ حدیث بناء منیٰ سے معلوم ہو سکتا ہے ۔

بعد اس کے مخفی نہ رہے کہ جب یہ امور منکرہ شنیعہ قبیحہ مساجد میں سرزد ہوتے ہیں اگر متولی مسجد یا امام اور مہتمم اس کے جو ایسے امور کے دفع کرنے اور رد کرنے پر قادر ہیں اور جان کر ان کا ازالہ اور رد نہ کریں تو وہ بھی گنہگار اور ماخوذ ہوں گے ۔ لقولہ [4] علیہ الصلوٰۃ والسلام ما من رجل فی قوم یعمل فیھم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا اصابھم اللہ منہ بعقاب قبل ان یموتوا رواہ ابوداؤد۔ پس ہر شخص قادر پر اصلاح اور ازالہ اس فساد کا لازم ہے ۔ واللہ اعلم و علمہ اتم ۔ حررہ الفقیر محمد حسین عفا اللہ عنہ ۔

---

[1] مسجدیں اللہ تعالیٰ کی ہیں ، سو تم اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارا کرو ۔ اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں اور جو اس میں ظلم کی وجہ سے ٹیڑھا ہونے کا ارادہ بھی کرے تو ہم اس کو دردناک سزا دیں گے ۔

[2] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جمعہ کے روز کوئی آدمی تم میں سے اپنے بھائی کو اُٹھا کر اس کی جگہ میں نہ بیٹھے ، ضرورت ہو تو فراخ ہو جایا کرو۔

[3] آنحضرت ﷺ نے فرمایا ۔ جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر واپس آجائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے ۔

[4] آنحضرت ﷺ نے فرمایا ۔ اگر کوئی آدمی کسی قوم میں رہ کر گناہ کرے اور وہ اس کو روکنے پر قادر ہوں اور پھر بھی نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان کو مرنے سے پہلے پہلے اس کی سزا ضرور دیں گے ۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01